نمازجمعہ اور عیدین کی اہمیت و فضیلت

مطبوعہ روزنامہ الفضل انٹر نیشنل لندن، مطبوعہ 19/ مارچ 2026ء

پڑھنے کے لئے 26 منٹ

لئیق احمد مشتاق۔ مبلغ سلسلہ سُرینام، جنوبی امریکا۔

اسلام وہ کامل و اکمل دین ہے جس میں عبادت کا انتہائی مربوط، پاکیزہ اور حقیقی نظام موجود ہے۔ چاہے یہ عبادت انفرادی ہو، اجتماعی یا عالمگیر۔ خلوص و محبت اور نیک نیتی سے کیا گیا چھوٹے سے چھوٹا عمل بھی نتیجہ خیز ہوتا ہے اور یہ عمل انسان کے مقصد پیدائش کو پورا کرتا، اس کی دنیاو آخرت سنوارتا اور اسے خالق حقیقی کے قریب کرتا ہے۔ قرآن مجید کے مطابق نیک عمل کی جزا کی ضمانت اللہ نے دی ہے۔ جو کوئی ایمان کے ساتھ نیک عمل کرتا ہے اسے دنیا میں پرسکون اور پاکیزہ زندگی اور آخرت میں اس کے اعمال سے بڑھ کر بہترین بدلہ ملے گا کیونکہ مالکِ کُل کسی نیکوکار کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

درج ذیل ارشادِ رحمانی اس مژدہ جانفزا کو عام کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا۔ (النساء:۱۲۳) اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک کام کئے ہیں ہم انہیں ضرور ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی (اور وہ) ان میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے (یہ) اللہ کا سچا وعدہ (ہے) اور اللہ سے بڑھ کر کس کی بات سچی ہو سکتی ہے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ (النحل:۹۸) جو کوئی مومن ہونے کی حالت میں نیک اور مناسب حال عمل کرے گا مرد ہو کہ عورت ہم اس کو یقیناً ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ہم ان (تمام لوگوں) کو ان کے بہترین عمل کے مطابق (ان کے تمام اعمال صالحہ کا) بدلہ دیں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا۔

(الکھف: ۱۳۱) (ہاں) جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک (اور مناسب حال) عمل کیے ہیں (وہ یقیناً بڑے اجر پائیں گے) جنہوں نے اچھے کام کیے ہوں ہم ان کا اجر ہرگز ضائع نہیں کرتے۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ۔ (الزلزال: ۸) پھر جس نے ایک ذرہ کے برابر (بھی) نیکی کی ہوگی وہ اس (کے نتیجہ) کو دیکھ لے گا۔

وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ۔ (الشوریٰ: ۲۴) اور جو شخص کوئی نیکی کا کام کرتا ہے ہم اس کی نیکی کو اس کے لیے اور زیادہ حسین بنادیتے ہیں اللہ بہت بخشنے والا (اور) قدردان ہے۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ۔ (النمل: ۹۰) جو کوئی نیکی کرے گا اس کو اس سے بہتر بدلہ ملے گا اور ایسے لوگ اس دن خوف سے محفوظ رہیں گے۔

دین اسلام میں ایک بہت ہی خاص عبادت پورے اہتمام کے ساتھ نماز جمعہ کی ادائیگی ہے۔ یہ اجتماعی عبادت کا انتہائی پاکیزہ نظام ہے جو مسلمان کو جسمانی طہارت، روحانی ترقی اور فضل الٰہی کے ابتغاء کی دعوت دیتا ہے۔ نماز جمعہ کی اہمیت و فضلیت اسی بات سے عیاں ہوجاتی ہے کہ روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کی رشد و ہدایت اور امراض روحانی سے شفائے کامل بخشنے والے مقدس و مطہر صحیفے میں ایک سورۃ اسی نام سے موسوم ہے، جو ببانگ دُہل یہ اعلان عام کر رہی ہے کہ جمعہ کے دن سب سے افضل و بہترین عمل نماز جمعہ کی ادائیگی اور اپنی سانسوں کو ذکر الٰہی سے معطر کرنا ہے۔

نیز ہادی کامل ﷺ نے اپنے اسوہ کامل اور مطہر اقوال سے جمعہ کی ادائیگی کی اہمیت کو روز روشن کی طرح واضح فرمایا۔

ارشاد ربانی ہے: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

(الجمعہ: ۱۰-۱۱) اے مومنو! جب تم کو جمعہ کے دن نماز کے لیے بلایا جائے (یعنی نماز جمعہ کے لئے) تو اللہ کے ذکر کے لیے جلدی جلدی جایا کرو۔ اور (خرید اور) فروخت کو چھوڑ دیا کرو اگر تم کچھ بھی علم رکھتے ہو تو یہ تمہارے لیے اچھی بات ہے۔ اور جب نماز ختم ہوجائے تو زمین میں پھیل جایا کرو اور اللہ کا فضل تلاش کیا کرو، اور اللہ کو بہت یاد کیا کرو تا کہ تم کامیاب ہوجاؤ۔

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب صحیح بخاری کی ایک حدیث کی شرح میں رقمطراز ہیں: ”آیت اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ کے معنی یہ ہیں کہ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ کی ندا سن کر اس کا عملی جواب دینا فرض ہے۔ فَاسْعَوْا کا ارشاد اس فریضہ کی تعمیل کے بارہ میں تاکید مزید ہے۔ لفظ السَّعْيُ کے معنی ہیں کام کاج، کاروبار میں مشغولیت اور جدوجہد۔ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ کا یہ مفہوم ہے کہ جیسا دنیاوی مشاغل کے لیے اہتمام اور جدو جہد ہو ویسا ہی اہتمام اور جدوجہد نماز جمعہ کی ادئیگی کے لیے ہونا چاہیئے۔“

(صحیح البخاری جلد ۲ صفحہ ۲۷۴۔ نظارت نشر و اشاعت قادیان۔ ایڈیشن ۲۰۰۶ء)

یوم جمعہ کے بارے میں فخر موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فرمودات

اس بزم کن میں روزانہ مطلع تاباں سے عالم بقعہ نور بنتا ہے، مگر ہفتے کا بہترین دن جس میں خورشید کا نور ظہور پذیر ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے۔ خیر البشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے یہ پاکیزہ اقوال حشر اجساد تک اس صداقت پر گواہ رہیں گے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ اِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔ (صحیح مسلم کِتَاب الْجُمُعَةِ باب فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ حدیث نمبر: ۱۹۷۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوا جمعہ کا دن ہے۔ اسی میں آدمؑ پیدا کیا گیا اور اسی میں جنت میں داخل کیا گیا اور اسی دن اس میں سے نکالا گیا۔ اور قیامت بھی جمعہ کے دن ہی قائم ہو گی۔

عَنْ اَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللهِ، وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحَى، وَيَوْمِ الْفِطْرِ، فِيهِ خَمْسُ خِلَالٍ: خَلَقَ اللهُ فِيهِ آدَمَ، وَاَهْبَطَ اللهُ فِيهِ آدَمَ اِلَى الْأَرْضِ، وَفِيهِ تَوَفَّى اللهُ آدَمَ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللهَ فِيهَا الْعَبْدُ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ، وَلَا سَمَاءٍ وَلَا اَرْضٍ، وَلَا رِيَاحٍ، وَلَا جِبَالٍ، وَلَا بَحْرٍ، اِلَّا وَهُنَّ يُشْفِقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

(سنن ابن ماجه كتاب إقامة الصلاة والسنة بَابٌ فِي فَضْلِ الْجُمُعَةِ حديث: ١٠٨٤)

حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب دِنوں سے زیادہ عظمت والا ہے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی عظمت عید الاضحی اور عید الفطر سے بھی زیادہ ہے، اس کی پانچ خصوصیات ہیں: اللہ تعالیٰ نے اسی دن آدم کو پیدا کیا، اسی دن ان کو روئے زمین پہ اتارا، اسی دن اللہ تعالیٰ نے ان کو وفات دی، اور اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ بندہ اس میں جو بھی اللہ سے مانگے اللہ تعالیٰ اسے دے گا جب تک کہ حرام چیز کا سوال نہ کرے اور اسی دن قیامت آئے گی، جمعہ کے دن ہر مقرب فرشتہ، آسمان، زمین، ہوائیں، پہاڑ اور سمندر (قیامت کے آنے سے) ڈرتے رہتے ہیں۔

عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ النَّفْخَةُ، وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ۔ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ۔ يَقُولُونَ: بَلِيتَ، فَقَالَ: اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ اَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ۔

(سنن ابی داود تفرح أبواب الجمعة باب فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ حديث نمبر ١٠٤٧)

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارے دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم کو پیدا کیا گیا اسی دن ان کی وفات ہوئی اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اس دن بے ہوشی ہوگی۔ پس اس دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود یقیناً میرے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اوس کہتے ہیں کہ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! جب آپ آسودہ خاک ہو جائیں گے تو ہمارا درود آپ کو کیسے پیش کیا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خدا تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے۔

ایک مسلمان کے لیے طہارت و نظافت اس کے ایمان جزو اور زندگی کا لازمہ ہے۔ اور جمعہ کے دن اس طرف خصوصی توجہ دینے اور اس کا اہتمام کرنے کا حکم ہے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهُ، ثُمَّ اَنْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى، وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ۔

(صحیح مسلم کِتَاب الْجُمُعَةِ باب فَضْلِ مَنِ اسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ فِی الْخُطْبَةِ، حدیث: ۱۹۸۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے غسل کیا پھر جمعہ کے لیے حاضر ہوا جو اس کے مقدر تھا نماز پڑھی، پھر خاموشی سے سنتا رہا حتیٰ کہ خطیب اپنے خطبے سے فارغ ہو گیا پھر اس نے امام کے ساتھ نماز پڑھی تو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان اس سے مغفرت کا سلوک کیا جاتا ہے۔ اور تین دن زائد بھی۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلّٰهِ تَعَالَى عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ اَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا۔

(صحیح البخاری کِتَاب الْجُمُعَةِ بَابُ هَلْ عَلَى مَنْ لَمْ يَشْهَدِ الْجُمُعَةَ غُسْلٌ مِنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَغَيْرِهِمْ حدیث نمبر: ۸۹۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ہر مسلمان پر حق ہے کہ وہ سات دنوں میں سے ایک دن نہائے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمُعَةِ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ اِنَّ هَذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللهُ تَعَالَى لَكُمْ عِيدًا فَاغْتَسِلُوا وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ۔ (سنن الکبری للبیہقی کتاب الطهارة باب الاغتسال للاعیاد حدیث نمبر: ۱۳۲۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جمعہ کے دن فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! بیشک اللہ نے اس دن کو تمہارے لیے عید بنایا ہے پس اس روز غسل کرو اور مسواک کو لازم پکڑو۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ، وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا۔

(صحیح مسلم کِتَاب الْجُمُعَةِ باب فَضْلِ مَنِ اسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ فِی الْخُطْبَةِ، حدیث: ۱۹۸۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کے لیے آیا غور کے ساتھ خاموشی سے خطبہ سنا تو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان اس سے مغفرت کا سلوک کیا جاتا ہے۔ اور تین دن زائد بھی۔ اور جو کنکریوں کو ہاتھ لگاتا رہا (ان سے کھیلتا رہا) اس نے لغو کام کیا۔

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى۔

(صحیح البخاری کِتَاب الْجُمُعَةِ بَابُ الدُّهْنِ لِلْجُمُعَةِ حدیث نمبر: ۸۸۳)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور خوب اچھی طرح سے پاکی حاصل کرے اور تیل استعمال کرے یا گھر میں جو خوشبو میسر ہو استعمال کرے پھر نماز جمعہ کے لیے نکلے اور مسجد میں پہنچ کر دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے پھر جتنی ہو سکے نفل نماز پڑھے اور جب امام خطبہ شروع کرے تو خاموشی سے سنتا رہے تو اس کے اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَقُولُ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمْعَةُ إِلَى الْجُمْعَةِ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ، مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ۔ (صحیح مسلم کِتَاب الطَّهَارَةِ باب الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ حدیث: ۵۵۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرا جمعہ، اور ایک رمضان سے رمضان کفارہ ہیں ان گناہوں کا جو ان کے درمیان ہیں۔ جبکہ اس نے کبائر گناہوں سے اجتناب کیا ہو۔

حَدَّثَنَا عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ، قَالَ: أَدْرَكَنِي أَبُو عَبْسٍ وَأَنَا أَذْهَبُ إِلَى الْجُمُعَةِ، فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ۔ (صحیح البخاری کِتَاب الْجُمُعَةِ بَابُ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ حدیث نمبر: ۹۰۷)

ہم سے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ میں جمعہ کے لیے جا رہا تھا۔ راستے میں ابو عبس رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو گئے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام کر دے گا۔

جو مسلمان نماز جمعہ کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کرتے اور اس سے غفلت برتتے ہیں انہیں شارع اسلام ﷺ کی طرف سے سخت وعید سنائی گئی ہے۔

اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَاَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ، اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ عَلَى اَعْوَادِ مِنْبَرِهِ: لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ، عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ، اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ، ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ۔

(صحیح مسلم كِتَاب الْجُمُعَةِ باب التَّغْلِيظِ فِی تَرْكِ الْجُمُعَةِ حدیث نمبر ۲۰۰۲)

حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو لکڑی کے منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ جمعہ چھوڑ دینے سے ضرور باز آجائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ضرور ان کے دلوں پر مہر کر دے گا پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ، ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوتَهُمْ۔

(صحیح مسلم كِتَاب الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاة باب فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَبَيَانِ التَّشْدِيدِ فِی التَّخَلُّفِ عَنْهَا حدیث نمبر: ۱۴۸۵)

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایسے لوگوں کے لیے جو جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ ایک آدمی کو حکم دوں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر مردوں کو جو جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں۔

عَنْ اَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلَى قَلْبِهِ۔

(سنن ابی داود تفرح أبواب الجمعة باب التَّشْدِيدِ فِی تَرْكِ الْجُمُعَةِ حدیث نمبر: ۱۰۵۲)

صحابی رسول حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سستی سے تین جمعہ چھوڑ دے تو اس کی وجہ سے اللہ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔

خلفائے کرام کے ارشادات

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:”میں نے بڑے غور کے ساتھ ہندوستان میں مسلمانوں کے زوال کی تاریخ پر فکر کی ہے اور میں اس صحیح نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ سلسلہ زوال اس وقت شروع ہوتا ہے جب مسلمانوں نے ترک جمعہ کو کیا۔ فتنِ دجّال سے جو جمعہ کے آداب میں ڈرایا ہے یہ اشارہ تھا اس امر کی طرف کہ دجال کا فتنہ عظیم اس جمعہ میں ہونے والا ہے۔“(حقائق الفرقان جلد پنجم صفحہ ۳۴۷۔ایڈیشن ۲۰۲۴ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:”...جماعت احمدیہ کو قائم فرمایا گیا ہے کہ وہ مسلمانوں کی کھوئی ہوئی عظمتیں دوبارہ حاصل کر کے دیں، ان کو اس پہلے مقام تک پہنچائیں جس سے وہ گر چکے ہیں اور جمعہ کے معاملے میں مَیں نہیں سمجھتا کہ ہم ابھی اس بات کے اہل ہیں کیونکہ ہم نے خود بھی وہ مقام ابھی حاصل نہیں کیا، یا حاصل کیا تھا تو کچھ حصہ کھو بیٹھے ہیں اور مغربی ممالک میں تو نہایت ہی دردناک حالت ہے۔ اکثر بچے آپ جمعہ پڑھنے نہیں آتے، اکثر عورتیں جمعہ نہیں پڑھنے آتیں۔ عورتوں کے اوپر تو فرض بھی نہیں بچوں کا بھی یہ آپ کہہ سکتے ہیں کہ فرض نہیں۔ مگر دینی تربیت کی خاطر ان کو زندہ رکھنے کے لیے ایک انتہائی ضروری چیز ہے جس سے آپ اگر ان کو بچپن میں محروم کر دیں گے تو جب جمعہ فرض ہو گا تو اس وقت بھی محروم رہیں گے۔ چنانچہ آپ یہاں انگلستان میں اور دیگر یورپین ممالک میں جو بڑی نسلیں جمعہ کی عادی نہیں رہیں۔ ان کے ماں باپ کا قصور ہے کہ انہوں نے بچپن میں ان کو عادی نہیں بنایا۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہاں ہمارے سکول ہیں ان میں جانا ہوتا ہے اس لیے آپ کے لیے دو Choices یا اختیارات ہیں جس میں سے جس کو چاہیں چن لیں۔ یا تو سکول کو اہمیت دیں، دنیا کی تعلیم کو اہمیت دیں یا پھر دین کو اہمیت دیں۔ اور ان کی روحانی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا فیصلہ کر لیں کیونکہ جمعہ سے غافل بچوں کا کوئی مستقبل نہیں ہے جماعتی لحاظ سے۔ سوائے اس کے خدا تعالیٰ خاص فضل فرما کر اکا دکا کو واپس لے آئے مگر بالعموم نئی نسلیں آپ کی اقدار سے دور ہونا شروع ہو جائیں گی اور یہ تنزل زیادہ تیز رفتار ہوتا چلا جائے گا وقت کے گزرنے کے ساتھ۔ اس لیے جمعہ کی طرف غیر معمولی توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔“(خطبہ جمعہ یکم جنوری ۱۹۸۸ء۔ خطبات طاہر جلد ۷ صفحہ ۱۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ہر جمعہ کی اہمیت ہے جو ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہر جمعہ کو ہی اہتمام کریں اور تمام مصروفیات کو ہم ترک کریں۔ تمام کاموں اور کاروباروں سے وقفہ لیں اور مسجد میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے آئیں جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح کھول کر اس کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ پس یہ بات ثابت کرتی ہے کہ مومن کے ایمان کے معیار کو اونچا کرنے کے لیے ہر مومن پر

جمعہ کی ادائیگی فرض ہے۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ اس کا منفی پہلو اور انذار بھی بیان فرما دیا کہ جان بوجھ کر جمعہ چھوڑنے والے کا دل نیکیوں کے بجالانے کے لیے بالکل بند ہو جاتا ہے۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے۔ سستیاں کرنے والوں کو اپنے جائزے لینے چاہئیں اور بغیر عذر کے بلاوجہ کی سستیاں ترک کرنی چاہئیں۔"

(خطبہ جمعہ ۱۷/ جولائی ۲۰۱۵ء۔ خطبات مسرور جلد ۱۳ صفحہ ۴۲۱، ایڈیشن ۲۰۲۳ء)

یوم عید کی فضیلت و اہمیت

نماز جمعہ کے بعد ایک اَور اجتماعی عبادت جسے پوری شان و شوکت کے ساتھ بجالانے کی تلقین فرمائی گئی ہے وہ عیدین کی نماز ہے۔ یکم شوّال اور دس ذی الحج کو منائی جانے والی عیدیں ختم المرسلین ﷺ کی امت کو خصوصی طور پر عطا ہوئیں۔ بار بار لوٹ کر آنے والے ان دو تہواروں میں اسلام نے عیش و طرب کا نمونہ نہیں رکھا جو اخلاقی قدروں کو بہالے جائے اور انسان کے روحانی تقاضوں سے متصادم ہو، بلکہ ان میں عبادت کے ایسے پرجوش مظاہر رکھے ہیں جو روحانیت وللّٰہیت اور صدق و خلوص کے حصول کا ذریعہ بنتے ہیں۔ باطنی صفائی کے ساتھ اسلامی تہواروں میں ظاہری طہارت و نظافت کا نمونہ بھی بدرجہ اتم موجود ہے۔ وضو، غسل، صاف ستھرا لباس، خوشبو، مسواک اور دیگر نظافتیں انسان کے ظاہر کو نکھارتی ہیں۔ اسلامی تہواروں میں طہارت و نظافت کے حصول کو باعث اجر و ثواب بتایا گیا ہے جس کے حصول میں ایک طرف ظاہر کی آراستگی ہے اور دوسری طرف اس کے باطن پر پڑنے والے اثرات ہیں، کیونکہ ظاہر کی صفائی کا تزکیۂ باطن پر نمایاں اثر پڑتا ہے۔ دونوں تہواروں میں نماز عید کو بڑے مجمع کے ساتھ ادا کرنا واجب رکھا گیا ہے۔ ایک طرف یہ اجتماعی عبادت رحمتِ الٰہی کی توجہ کا باعث بنتی ہے تو دوسری طرف اسلامی معاشرے کے تمام طبقات کو اکٹھا ہونے اور اتحاد و یگانگت کے مظاہرہ کا سنہری موقع بھی بہم پہنچاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دونوں تہواروں سے پہلے جن عبادات کی تکمیل ہوتی ہے ان میں بھی اجتماع کی شان نمایاں ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "ہر ایک قوم میں کچھ رسمیں، دستور اور عادات ہوتے ہیں۔ منجملہ ان کے میلے بھی ہیں جن کا متمدن اور غیر متمدن دونوں قوموں میں رواج ہے۔ میلے کے دن خوراک، لباس، میل و ملاقات میں خاص اور نمایاں تبدیلی ہوتی ہے۔ یہ فطرتی چیز تھی مگر اس میں بڑھتے بڑھتے ہوا و ہوس کو بہت دخل ہو گیا... ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاں بڑے بڑے احسانات ہیں ان میں میلوں کی اصلاح بھی ہے۔ چونکہ یہ ایک فطرتی بات تھی اس لیے ان کو ضائع نہیں کیا بلکہ اصلاح کر دی۔ اور وہ یوں کہ جہاں ہر رسم و رواج کو اللہ

تعالیٰ کی تعظیم اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے نیچے رکھ لیا وہاں ان میلوں میں بھی یہی بات پیدا کر دی۔ مثلاً عید کا میلہ ہے۔ آپ نے اس میں اوّل تو تکبیر کو لازم ٹھہرایا اور خدا کی تعظیم کے اظہار کے لیے وہ لفظ مقرر کیا جس سے بڑھ کر کوئی لفظ نہیں۔ صفات میں اَکۡبَرُ سے بڑھ کر کوئی لفظ نہیں اور جامع جمیع صفات کاملہ ہونے کے لحاظ سے اللہ سے بڑھ کر اس مفہوم کو کوئی ظاہر نہیں کر سکتا۔ مخلوق پر شفقت کرنے کے لیے رمضان کی عید میں صدقۃ الفطر کو لازمی ٹھہرایا۔ یہاں تک کہ نماز میں جب جاوے تو اس کو ادا کر لے اور پھر یہ صدقہ خاص جگہ جمع کرے تا کہ مساکین کو یقین ہو جائے کہ ہمارے حقوق کی حفاظت کی جائے گی۔ پھر یہ عید ہے اس میں مساکین وغیرہم کے لیے سَیِّدُ طَعَامِ اللَّحْمُ (سنن ابن ماجہ کتاب الاطعمۃ بَابُ اللَّحۡمِ حدیث: ۳۳۰۵) یعنی گوشت کی مہمانی کی ہے۔"

(خطبہ عید الاضحیٰ فرمودہ ۲۴/ دسمبر ۱۹۰۹ء۔ مطبوعہ بدر قادیان ۳۰/ دسمبر ۱۹۰۹ء صفحہ ا۔ جلد ۹ شمارہ ۱۰)

رسول رحمت ﷺ کے ان ارشادات سے عیدین کی اہمیت و فضلیت اور اہل اسلام کو خدائے بزرگ و برتر کی جانب سے ملنے والی عطائے خاص کی وضاحت ہوتی ہے۔

عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا، فَقَالَ: مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ۔ قَالُوا: كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا: يَوْمَ الْأَضْحَى، وَيَوْمَ الْفِطْرِ۔ (سنن ابی داود أبواب الجمعة باب صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ حدیث نمبر: ۱۱۳۴)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو اہلِ مدینہ نے دو دن کھیل کود کے لیے مقرر کر رکھے تھے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ دو دن کیسے ہیں؟ تو ان لوگوں نے کہا: (یا رسول اللہ!) ہم ان دو دنوں میں ایامِ جاہلیت میں کھیلتے کودتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان دونوں کی جگہ ان سے بہتر دن مرحمت فرمائے ہیں ایک عید الاضحی کا دن اور دوسرا عید الفطر۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اَعْظَمَ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ۔ (سنن ابی داود کِتَاب الْمَنَاسِكِ حدیث: ۱۷۶۵)

حضرت عبد اللہ بن قرط رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عظمت والا دن یوم النحر ہے پھر یوم القر ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَعْظَمُ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ، ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ۔

(المسند أحمد بن حنبل مسند الكوفيين حديث عبد الله بن قرط، عن النبی صلی الله علیه وسلم الرقم: ١٩٠٧٥)

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں دنوں میں سے سب سے عظمت والا دن یوم نحر (یعنی عید قربان) کا ہے، پھر یوم القر (یعنی ذوالحجہ کا بارھواں اور تیرھواں دن) ہے۔

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُخْرِجَهُنَّ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى: الْعَوَاتِقَ وَالْحُيَّضَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ، فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الصَّلَاةَ وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِحْدَانَا لَا يَكُونُ لَهَا جِلْبَابٌ، قَالَ: لِتُلْبِسْهَا اُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا۔

(صحیح مسلم کِتَاب صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ باب ذِكْرِ إِبَاحَةِ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ إِلَى الْمُصَلَّى وَشُهُودِ الْخُطْبَةِ مُفَارِقَاتٍ لِلرِّجَالِ حدیث: ٢٠٥٦)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحی میں کنواریوں، حائضہ اور پردہ نشین عورتوں کو لایا کریں۔ حیض والی عورتیں نماز سے الگ رہیں۔ اور بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں حاضر ہوں۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ! ہم میں سے کسی عورت کے پاس چادر نہیں ہوتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی بہن اس کو اپنی چادر اوڑھنے کو دے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَوْسٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى اَبْوَابِ الطُّرُقِ، فَنَادَوْا: اغْدُوا يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ اِلَى رَبٍّ كَرِيمٍ يَمُنُّ بِالْخَيْرِ، ثُمَّ يُثِيبُ عَلَيْهِ الْجَزِيلَ، لَقَدْ اُمِرْتُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَقُمْتُمْ، وَاُمِرْتُمْ بِصِيَامِ النَّهَارِ فَصُمْتُمْ، وَاَطَعْتُمْ رَبَّكُمْ، فَاقْبِضُوا جَوَائِزَكُمْ، فَإِذَا صَلَّوْا، نَادَى مُنَادٍ: اَلَا اِنَّ رَبَّكُمْ قَدْ غَفَرَ لَكُمْ، فَارْجِعُوا رَاشِدِينَ اِلَى رِحَالِكُمْ، فَهُوَ يَوْمُ الْجَائِزَةِ، وَيُسَمَّى ذٰلِكَ الْيَوْمُ فِي السَّمَاءِ يَوْمَ الْجَائِزَةِ۔" (المعجم الكبير للطبراني باب الالف باب فيما أعد الله عز وجل للمؤمنين يوم الفطر من الكرامة، الرقم: ٦١٧)

حضرت سعید بن اوس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عید الفطر کا دن آتا ہے تو فرشتے راستوں کے دروازے پر کھڑے ہو کر پکارتے ہیں: اے گروہِ مسلمین! کرم والے ربّ

کی بارگاہ کی طرف چلو! وہی تمہیں نیکی کی توفیق عطا فرما کر احسان فرماتا ہے۔ پھر اس نیکی پر بہت بڑا ثواب عطا فرماتا ہے۔ تمہیں راتوں کو قیام کا حکم دیا گیا تو تم نے قیام کیا، دن کے روزے رکھنے کا حکم دیا گیا تو تم نے روزے بھی رکھے، اور تم نے اپنے پروردگار کی اطاعت و فرمانبرداری کی۔ اب جزائیں سمیٹ لو۔ پھر جب لوگ نماز پڑھتے ہیں تو ایک ندا دینے والا ندا دیتا ہے: سن لو! تمہارے رب نے تمہیں بخش دیا ہے، خیرات و برکات سمیٹتے ہوئے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ کیونکہ یہ انعام و اکرام کا دن ہے۔ آسمانوں میں اس دن کا نام یوم الجائزۃ (انعام کا دن) ہے۔

وَقَدْ رُوِّينَا فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا كَانَتْ غَدَاةُ الْفِطْرِ بَعَثَ اللهُ تَعَالَى مَلَائِكَةً فِي كُلِّ بَلَدٍ فَيَهْبِطُونَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَقُومُوْنَ عَلَى أَفْوَاهِ السِّكَكِ فَيُنَادُوْنَ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ جَمِيْعُ مَنْ خَلَقَ اللهُ إِلا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ فَيَقُولُونَ: يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ اخْرُجُوا إِلَى رَبٍّ كَرِيمٍ يَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ، فَإِذَا بَرَزُوا فِي مُصَلاهُمْ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا مَلائِكَتِي مَا جَزَاءُ الْأَجِيْرِ إِذَا عَمِلَ عَمَلَهُ۔ فَيَقُوْلُوْنَ: إِلَهَنَا وَسَيِّدَنَا جَزَاؤُهُ أَنْ تُوَفِّيَهُ أَجْرَهُ۔ فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى: يَا مَلَائِكَتِي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَهُمْ فِي صِيَامِهِمْ شَهْرَ رَمَضَانَ وَقِيَامِهِمْ رِضَايَ وَمَغْفِرَتِي۔ وَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: سَلُوْنِي فَوَعِزَّتِي وَجَلالِي لَا تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ شَيْئًا فِي جَمْعِكُمْ هَذَا لآخِرَتِكُمْ إِلَّا أَعْطَيْتُكُمُوهُ وَلَا لِدُنْيَا إِلَّا نَظَرْتُ لَكُمْ۔ انْصَرِفُوا مَغْفُورًا لَكُمْ قَدْ أَرْضَيْتُمُونِي وَرَضِيتُ عَنْكُمْ۔

(کتاب التبصرۃ لابن الجوزی، المجلس التاسع فی ذکر عید الفطر صفحہ ۱۰۲، المکتبۃ الشاملۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: جب عید الفطر کی صبح ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو ہر سرزمین پر بھیجتا ہے، وہ زمین پر اترتے ہیں اور آواز دیتے ہوئے تمام مخلوقات کو پکارتے ہوئے کہتے ہیں: اے محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی امت کے لوگو! جب امتی عید گاہ کی طرف نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو جب کام کرنے والا اپنا کام کرتا ہے تو اس کا اجر کیا ہوتا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں، "ہمارے معبود اور مالک، اس کی جزا یہ ہے کہ آپ اسے اس کا حق دیں۔" پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ان کے رمضان کے روزوں اور ان کے نماز میں کھڑے ہونے کو اپنی رضا اور بخشش قرار دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھ سے مانگو کیونکہ میری عظمت و جلال کی قسم تم آج اپنی اخروی زندگی کے لیے جو مانگو گے میں تمہیں عطا کروں اور دنیا کی

جو حسنات مانگو گے اس کا خیال کروں۔ تم اس حال میں واپس جاؤ کہ میں نے تمہیں معاف کیا کیونکہ تم نے مجھے راضی کیا اور میں تم سے راضی ہوں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا يَوْمَ الْفِطْرِ أَنْ نُفَطِّرَ الْفُقَرَاءَ مِنْ إِخْوَانِنَا، وَكَانَ يَقُولُ: مَنْ فَطَّرَ وَاحِدًا يُعْتَقُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ فَطَّرَ اثْنَيْنِ كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ، وَمَنْ فَطَّرَ ثَلَاثَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَزَوَّجَهُ اللهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ۔ قَالَ: وَكَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُطْعِمَ الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ وَالْخُبْزَ والزيت والخبر وَاللَّبَنَ۔ وَكَانَ يَقُولُ آدِمُوا طَعَامَكُمْ يُؤْدَمْ لَكُمْ عَيْشُكُمْ۔يَقُولُ: يُلَيِّنُهُ۔

(کتاب التبصرۃ لابن الجوزی، المجلس التاسع فی ذکر عید الفطر۔ صفحہ ۱۰۷۔ المکتبۃ الشاملۃ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں عید الفطر کے دن حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم اپنے فقراء بھائیوں کو کھانا کھلائیں۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: جس نے کسی ایک کو کھانا کھلایا اسے جہنم سے آزاد کر دیا جائے گا، جس نے دو کو کھانا کھلایا اس کے لیے شرک اور نفاق سے پاک ہونا لکھ دیا جائے گا اور جس نے تین کو کھانا کھلایا اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ اسے حورِ عین کا ساتھ عطا کرے گا۔ آپ ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم روٹی اور گوشت، روٹی اور زیتون کا تیل، روٹی اور دودھ کھلائیں۔ آپ ﷺ فرماتے تھے تم سالن کے ساتھ کھانا کھایا کرو تمہاری زندگی تمہارے لیے اُلفت کا باعث ہو گی۔

جمعہ اور عید کا اجتماع

صانع کائنات اللہ تعالیٰ نے گردش لیل و نہار اور ماہ و سال کے ادلنے بدلنے کا جو خوبصورت نظام جاری فرمایا اس کے زیر اثر ایک مسلمان کی زندگی میں کئی بار ایسے مواقع آتے ہیں کہ جمعہ اور عید ایک ہی دن میں جمع ہو جاتے ہیں۔ اس حوالے سے علم و عمل کا کامل نمونہ قائم کرنے والے سید المرسلین ﷺ کی پاکیزہ سنت اور ارشادات موجود ہیں، جو ہدیہ قارئین ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: اجْتَمَعَ عِيدَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ، ثُمَّ قَالَ: ''مَنْ شَاءَ اَنْ يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ فَلْيَأْتِهَا، وَمَنْ شَاءَ اَنْ يَتَخَلَّفَ فَلْيَتَخَلَّفْ۔'' (سنن ابن ماجہ کتاب إقامة الصلاة والسنة۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيمَا إِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدَانِ فِي يَوْمٍ، حدیث نمبر ۱۳۱۲)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دو عیدیں (عید اور جمعہ) جمع ہو گئیں تو آپ نے لوگوں کو عید پڑھائی، پھر فرمایا: جو جمعہ کے لیے آنا چاہے آئے اور جو نہ چاہے نہ آئے۔

عَنْ إِيَاسِ بْنِ أَبِي رَمْلَةَ الشَّامِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ: هَلْ شَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيدَيْنِ فِي يَوْمٍ۔ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ۔ قَالَ: ''صَلَّى الْعِيدَ، ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ''۔ ثُمَّ قَالَ: ''مَنْ شَاءَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ''۔ (سنن ابن ماجہ کتاب إقامة الصلاة والسنة۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيمَا إِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدَانِ فِي يَوْمٍ، حدیث نمبر ۱۳۱۰)

ایاس بن ابو رملہ شامی کہتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھتے ہوئے سنا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کبھی ایک ہی دن دو عید میں حاضر رہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، اس آدمی نے کہا: تو آپ ﷺ کیسے کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے عید پڑھائی پھر جمعہ کے بارے میں رخصت دے دی اور فرمایا: جو پڑھنا چاہے پڑھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: اجْتَمَعَ عِيدَانِ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا، فَمَنْ شَاءَ أَجْزَأَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ، وَإِنَّا مُجَمِّعُونَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

(سنن ابن ماجہ کتاب إقامة الصلاة والسنة۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيمَا إِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدَانِ فِي يَوْمٍ، حدیث نمبر ۱۳۱۱)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے آج کے دن میں دو عیدیں جمع ہوئی ہیں لہٰذا جو جمعہ نہ پڑھنا چاہے اس کے لیے عید کی نماز ہی کافی ہے، اور ہم تو ان شاء اللہ جمعہ پڑھنے والے ہیں۔

عَنْ إِيَاسِ بْنِ أَبِي رَمْلَةَ، قال: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ ''أَشَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيدَيْنِ۔ قَالَ: نَعَمْ صَلَّى الْعِيدَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ''۔

(سنن نسائی کتاب صلاۃ العیدین بَابُ: الرُّخْصَةُ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ لِمَنْ شَهِدَ الْعِيدَ حدیث نمبر ۱۵۹۲)

ایاس بن ابی رملہ کہتے ہیں کہ میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو سنا، انہوں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدین میں رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں آپ نے صبح میں عید کی نماز پڑھی پھر آپ نے جمعہ نہ پڑھنے کی رخصت دی۔

خلفائے کرام کے ارشادات

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ’’کہ عید میں تنگی نہیں کی بلکہ فرمایا کہ اگر جمعہ و عید اکٹھے ہو جائیں تو گاؤں کے لوگوں کو جو باہر سے شریک ہوئے ہیں جمعہ کے لیے انتظار کی تکلیف نہ دی جائے۔ وحدت کا مسئلہ بھی خوب سکھایا ہے۔ پہلے تو ہر محلے کے لوگوں کو پانچ بار مسجد میں اکٹھے ہو کر دعا مانگنے کا حکم دیا۔ پھر ہفتے میں ایک بار تمام گاؤں کے لوگوں کو جمع ہو کر دعا کرنے کا ارشاد کیا۔ پھر سال میں عیدین ہیں جن میں مومنوں کا اجتماع لازم ٹھہرایا۔ پھر ساری دنیا کے لیے مکہ مقرر فرمایا جہاں کل جہان کے اہل استطاعت مسلمان مل کر دعا کریں۔‘‘ (خطبہ عید الاضحیٰ فرمودہ ۲۴/دسمبر ۱۹۰۹ء۔ مطبوعہ بدر قادیان ۳۰/دسمبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۱۔ جلد ۹ شمارہ ۱۰)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقع پر فرمایا: رسول کریم ﷺ سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب جمعہ اور عید جمع ہو جائیں تو اجازت ہے کہ جو لوگ چاہیں جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز ادا کر لیں مگر فرمایا ہم تو جمعہ ہی پڑھیں گے۔ کل بھی میرے پاس ایک مفتی صاحب کا فتویٰ آیا تھا کہ بعض دوست کہتے ہیں اگر جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز ہو جائے تو قربانیوں میں ہم کو سہولت ہو جائے گی اور انہوں نے اس قسم کی حدیثیں لکھ کر ساتھ ہی بھجوا دی تھیں۔ میں نے ان کو یہی جواب دیا تھا کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جمعہ اور عید جب جمع ہو جائیں تو جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز پڑھنے کی اجازت ہے مگر ہم تو وہی کریں گے جو رسول کریم ﷺ نے کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا اگر کوئی جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز پڑھنا چاہے تو اسے اجازت ہے مگر ہم تو جمعہ ہی پڑھیں گے… ہمارا رب کیسا سخی ہے کہ اس نے ہمیں دو دو (عیدیں) دیں۔… یعنی جمعہ بھی آیا اور عید الاضحیہ بھی آئی اور اس طرح دو عیدیں خدا تعالیٰ نے ہمارے لیے جمع کر دیں۔ اب جس کو دو دو چپڑی ہوئی چپاتیاں ملیں وہ ایک کو کیوں ردّ کرے گا۔ وہ تو دونوں لے گا۔ سوائے اس کے کہ اسے کوئی خاص مجبوری پیش آ جائے اور اسی لیے رسول کریم ﷺ نے اجازت دی ہے کہ اگر کوئی مجبور ہو کر ظہر کی نماز پڑھ لے جمعہ نہ پڑھے تو دوسرے کو نہیں چاہئے کہ اس پر طعن کرے اور بعض لوگ ایسے ہوں جنہیں دونوں نمازیں ادا کرنے کی توفیق ہو تو دوسرے کو نہیں چاہئے کہ ان پر اعتراض کرے اور کہے کہ انہوں نے رخصت سے فائدہ نہ اٹھایا۔‘‘ (خطبہ عید الاضحی فرمودہ ۱۱/فروری ۱۹۳۸ء۔ مطبوعہ روزنامہ الفضل ۱۵/مارچ ۱۹۳۸ء صفحہ ۱، ۲۔ جلد ۲۶ شمارہ ۶۰)

اسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ’’شریعت نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ اگر عید اور جمعہ اکٹھے ہو جائیں تو جائز ہے کہ جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز پڑھ لی جائے۔ لیکن یہ بھی جائز ہے کہ عید اور جمعہ دونوں ہی پڑھ لیے جائیں۔ کیونکہ ہماری شریعت نے ہر امر میں سہولت کو مدنظر رکھا ہے۔ چونکہ عام نمازیں اپنے اپنے محلوں

میں ہوتی ہیں لیکن جمعہ کی نماز میں سارے شہر کے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔ اسی طرح عید کی نماز میں بھی سب لوگ اکٹھے ہوتے ہیں اور ایک دن میں دو ایسے اجتماع جن میں دور دور سے لوگ آکر شامل ہوں مشکلات پیدا کر سکتا ہے اس لیے شریعت نے اجازت دی ہے کہ اگر لوگ برداشت نہ کر سکیں تو جمعہ کی بجائے ظہر پڑھ لیں۔ بہر حال اصل غرض شریعت کی یہ ہے کہ مسلمان اپنی زندگی میں زیادہ سے زیادہ عرصہ کے لیے اکٹھے بیٹھ سکیں کیونکہ اسلام صرف دل کی صفائی کے لیے نہیں آیا۔ اسلام قومی ترقی اور معاشرت کے ارتقاء کے لیے بھی آیا ہے اور قوم اور معاشرت کا پتہ بغیر اجتماع میں شامل ہونے کے نہیں لگ سکتا۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱/ اگست ۱۹۵۳ء۔ خطبات محمود جلد ۳۴، صفحہ ۲۳۹)

عید اور جمعہ کے ایک ہی دن جمع ہو جانے پر نماز عید کی ادائیگی کے بعد نماز جمعہ یا نماز ظہر پڑھنے کے بارے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم ناظم صاحب دارالافتاء کے نام اپنے مکتوب مورخہ ۱۶/ مئی ۲۰۲۱ء میں فرمایا: "عید اور جمعہ کے ایک ہی دن جمع ہو جانے پر نماز عید کی ادائیگی کے بعد اس روز نماز جمعہ اور نماز ظہر دونوں نہ پڑھنے کے بارے میں تو صرف حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کا ہی موقف اور عمل ملتا ہے اور وہ بھی ایک مقطوع روایت پر مبنی ہے، نیز اس روایت کے دو راویوں کے بیان میں بھی تضاد پایا جاتا ہے۔ جبکہ مستند اور قابل اعتماد روایات میں تو حضور ﷺ کی سنت اور خلفائے راشدین اور صحابہ کرامؓ کا یہی مسلک ملتا ہے کہ ان سب نے یا تو اس روز نماز عید کی ادائیگی کے بعد جمعہ بھی اپنے وقت پر ادا کیا ہے اور دور کے علاقوں سے آنے والوں کو جمعہ سے رخصت دیتے ہوئے ہدایت کی کہ وہ اپنے علاقوں میں ظہر کی نماز ادا کر لیں۔ اور بعض مواقع پر نماز عید کی ادائیگی کے بعد جمعہ ادا نہیں کیا لیکن ظہر کی نماز ضرور اپنے وقت پر ادا کی گئی۔

یہی موقف اور عمل حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کا بھی ملتا ہے۔ سوائے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ایک مرتبہ کے عمل کے کہ جب آپ نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی اسی مذکورہ بالا روایت پر عمل کرتے ہوئے عید پڑھانے کے بعد نہ جمعہ ادا کیا اور نہ ظہر کی نماز پڑھی۔

لیکن حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی یہ روایت آنحضور ﷺ اور خلفائے راشدین کے کسی قول یا فعل پر مبنی نہیں ہے اس لیے صرف اس مقطوع روایت کی وجہ سے جس کے راویوں کے بیانات میں بھی تضاد موجود ہے فرض نماز کو ترک نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا اس روایت پر مبنی حصہ کو فقہ احمدیہ سے حذف کر دیں۔ اور فقہ احمدیہ میں لکھیں کہ اگر عید اور جمعہ ایک دن میں جمع ہوتے ہیں تو نماز عید کی ادائیگی کے بعد اگر جمعہ نہ پڑھا جائے تو ظہر کی نماز اپنے وقت پر ضرور ادا کی جائے گی۔" (الفضل انٹرنیشنل ۱۷/ جون ۲۰۲۲ء صفحہ ۱۲)